إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون ۹۱

بہ دار الامان
قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۹ | ۲۵ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ ذوالحجہ ۱۳۵۹ ہجری | ۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

برادرانِ جماعت! السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس سال تحریکِ جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چُستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سُستی ہُوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

مَیں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شاید جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے مَیں یہ اعلان کرتا ہُوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کر کے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کیجائے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد۔

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۶۵ ۔ پیروں کا نذروں کے لئے گشت لگانا

ایک دفعہ ضلع سیالکوٹ کے کسی پیروں کے خاندان کے تین اصحاب قادیان آئے۔ ان میں سے ایک بیمار تھا۔ اس کا علاج حضرت مولوی نورالدین صاحب سے کرانا چاہتے تھے۔ یہ پیر صاحبان مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں مقیم ہوئے۔ اور ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملنے آئے۔ ان میں سے ایک نے حضور سے سوال کیا۔ کہ قصر نماز کا مسئلہ کس طرح ہے۔ کتنی مسافت پر قصر چاہیئے۔ حضور نے فرمایا آپ کو سفر پر جانے کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ پیر صاحب نے کہا ہم مریدوں کے ہاں جاتے ہیں۔ اس واسطے سفر کرنا پڑتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ فعل اچھا نہیں۔ پھر ایک پیر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ وہ پیر صاحب جب ایک گاؤں میں گئے۔ تو ان کا ایک مرید جو بہت مفلس تھا۔ اور اس کے پاس کچھ رقم نہ تھی کہ نذرانہ پیش کر سکے۔ پیر صاحب کی آمد کی خبر سنکر باہر کھیت میں جا چھپا۔ اور صبح جب کافی دن چڑھ آیا۔ تو اس نے خیال کیا کہ اب پیر صاحب چلے گئے ہوں گے۔ وہ گھر کو آنے لگا۔ اتفاق سے پیر صاحب اسے گلی میں مل گئے۔ اور کہا کہ ہماری نذر لاؤ۔ اس نے کہا نظر آپکو دیدوں تو پھر میں کس طرح دیکھوں۔ پیر صاحب نے فرمایا ہم تو روپیہ مانگتے ہیں۔ اس نے کہا میرے پاس روپیہ ہوتا۔ تو ساری رات کھیت میں کیوں گزارتا۔ یہ بات سنا کر حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا اگر آپ لوگ اپنے گھر میں بیٹھے رہیں تو جو آپ کی قسمت کا ہے گھر میں ہی پہونچتا رہے۔ اور اس طرح نہ نمازیں قصر کرنی پڑیں گی۔ اور نہ رزق کی کسر رہے گی۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ صلح ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ البتہ سر درد کی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ وحرم ثانی کی طبیعت ہنوز ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور آج یہاں آئے۔ اور متنازعہ جگہ کے متعلق حالات دریافت کر کے واپس چلے گئے۔

آج زیر صدارت حافظ مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے ہفتہ وار اجلاس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور طلبائے جامعہ احمدیہ نے عربی میں تقاریر کیں۔ بعض طلباء نے سنسکرت زبان میں تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے عربی زبان میں گفتگو اور تقاریر کی اہمیت پر عربی میں ہدایات دیں۔

خدام الاحمدیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کے تیسرے سالانہ اجتماع کی تاریخوں کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ اجتماع مورخہ ۶-۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش بروز جمعرات وجمعہ منعقد ہوگا۔ احباب کرام سے عموماً اور نوجوانان جماعت سے خصوصاً استدعا ہے کہ شمولیت کے لئے پوری کوشش کریں۔ خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

نمائندگان مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق ہدایات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجلس شوریٰ کا اکیسواں اجلاس ۱۱-۱۲-۱۳ شہادت (اپریل) ۱۳۲۰ ہش قادیان دارالامان میں منعقد ہوگا۔ احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور نمائندگان کا انتخاب کرتے وقت مندرجہ ذیل شرائط مدنظر رکھیں۔

۱ ۔ نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۲ ۔ جماعت میں با اثر اور صاحب رائے ہو۔

۳ ۔ شعار اسلامی کا پابند ہو یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

۴ ۔ طالب علم نہ ہو۔

۵ ۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو (نوٹ) بقایا دار نظارت بیت المال کی اصطلاح کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال تک چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۶ ۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو وہ دو نمائندے۔ ۵۱ سے ۱۰۰ تک تین نمائندے ۱۰۱ سے ۲۰۰ تک چار نمائندے ۲۰۱ سے ۵۰۰ تک چھ نمائندے ۵۰۱ سے ۱۰۰۰ تک آٹھ نمائندے ۱۰۰۰ سے زائد بارہ نمائندے۔ اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) مرزا برکت علی صاحب قادیان بعارضہ کارنکل عرصہ سے بیمار ہیں (۲) بابو بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون کو چنبل کی تکلیف ہے (۳) اللہ بخش صاحب قادیان کی ہمشیرہ بعارضہ خنازیر بیمار ہے (۴) ولائت حسین صاحب دوکاندار قادیان کا لڑکا رحمت اللہ ناک کی خطرناک بیماری میں مبتلا ہے۔ اور دوسرے لڑکے عنائت اللہ کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے (۵) اخوند محمد اکبر صاحب قادیان بیمار ہیں۔ نیز ان کی لڑکی بشریٰ ممتاز بیگم کا نور ہسپتال میں اپریشن کیا گیا ہے ان کی صحت کے لئے نیز (۶) سید احمد صاحب وکیل رام پور کی بہو جسے پہلا بچہ بہت مشکل سے اور مردہ پیدا ہوا تھا۔ دعا کی جائے کہ خدا تعالےٰ نے صاحب عمر بچہ عطا کرے۔ اور سہولت عطا فرمائے۔

ولادت۔ خاکسار کے ہاں مورخہ ۲۵ دسمبر کو لڑکا ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نعیم احمد رکھا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ قاضی محمد نذیر لائلپوری

دعائے مغفرت۔ (۱) میرے والد مسمی غلام محمد صاحب بعمر ۷۰ سال ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء کو فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبدالغنی ساکن بن باجوہ ضلع سیالکوٹ (۲) [illegible] انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون [illegible] دعائے مغفرت [illegible] خاکسار [illegible]

تعلیم و تربیت

رُوحانی تربیت کے لئے استقلال کی ضرورت

تربیت دینی ہو۔ یا دُنیوی۔ ہر دو میں استقلال سے کام کرنے کی بے حد ضرورت ہے دُنیوی کاموں میں تو دُنیوی مفاد کے حصُول کے لئے لوگ اپنے آپ کو خود تربیت اور ٹریننگ کے لئے پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ظاہری فائدہ نظر آتا ہے۔ لیکن دینی تربیت میں چونکہ رُوحانی فوائد نظر نہیں آتے۔ اس لئے اس کے لئے بہت کم لوگ تیار ہوتے۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والفجر لاتوھما ولو حبوا۔ (بخاری) کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ عشاء اور فجر کی نمازیں خدا کے ہاں کتنا ثواب مقدر ہے۔ تو ضرور ان میں شامل ہوں۔ اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر انہیں آنا پڑے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ چونکہ روحانی فوائد سے واقف نہیں ہوتے۔ اس لئے نمازوں میں شمولیت اختیار نہیں کرتے:۔

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ دینی تربیت بہت کوشش اور استقلال کو چاہتی ہے لیکن جس قدر اُسے اہمیت حاصل ہے۔ اسی قدر اس کی طرف سے غفلت برتی جاتی ہے۔ اول تو دینی تربیت کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ پھر جو لوگ توجہ کرتے ہیں۔ ان میں نہایت بے استقلالی پائی جاتی ہے۔ الا ما شاء اللہ۔ اگر ان کا کوئی عزیز بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کا علاج بڑی توجہ سے کرتے ہیں۔ اور گھبرا کر علاج چھوڑ نہیں دیتے۔ خواہ بیماری پر سالہا سال گزر جائیں۔ ہم کبھی نہیں دیکھتے۔ کہ کبھی کا عزیز بیٹا بیمار ہو اور اس کی بیماری پر پانچ دس دن نہیں مہینے نہیں۔ سال نہیں۔ دس سال بھی گزر جائیں۔ تو وہ کہے۔ کہ اسے آرام تو آتا نہیں۔ اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے بلکہ وُہ ہر تکلیف اٹھا کر بھی علاج کرتا رہتا ہے۔ اور جب تک دم میں دم ہو علاج سے غافل نہیں ہوتا۔ اور اس کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہیں آتی۔ مگر یہ توجہ اور یہ استقلال ہمیں اپنے رُوحانی طور پر بیمار بھائی کے علاج اور تربیت میں نظر نہیں آتا۔ بلکہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص اپنے کمزور بھائی کو سمجھانے کا عزم کرتا ہے دو چار مرتبہ سمجھاتا ہے۔ اور بڑی ہمدردی دکھاتا ہے۔ لیکن جب دیکھتا ہے۔ کہ وُہ اپنے طریق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ تو گھبرا اٹھتا ہے۔ اور سخت سست کہنے پر اُتر آتا ہے۔ اور کہہ دیتا ہے۔ کہ اس کی اصلاح کی کوئی صُورت نہیں۔ اور پھر ہر مجلس میں اپنے اُس کمزور بھائی کے عیُوب کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ حیرت ہے۔ کہ مومن جسے مایوس نہ ہونے کی تاکید ہے۔ وُہ تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اور استقلال چھوڑ دیتا ہے۔ مگر وُہ شخص جس کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ وُہ اپنی بات پر قائم رہتا ہے۔ اور استقلال دکھاتا ہے۔ اگر مومن اپنے عزم میں پختہ رہے۔ تو یقیناً اُسے کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور اگر کامیابی نہ بھی ہو۔ تو بھی نیکی کے محرک کو ثواب ملتا رہتا ہے۔ مومن اپنے ثواب سے کیوں محروم ہو:۔

استقلال سے نیکی کرنے کی مثال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک مرید اپنے پیر کے پاس گیا۔ رات کو پیر صاحب نماز کے لئے کھڑے ہُوئے۔ اور دُعائیں کرنے لگے۔ تو آواز آئی۔ کہ تمہاری دُعا قبول نہیں کی جائے گی۔ مرید یہ جواب سُنکر حیران ہوُا۔ لیکن صبر کیا۔ دوسرے دن بھی یہی جواب ملا۔ پھر بھی مرید نے صبر کیا۔ تیسرے دن یہ جواب سُنکر وُہ رہ نہ سکا۔ اور کہا۔ کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے۔ روزانہ آپ کو انکار میں جواب ملتا ہے۔ مگر آپ ہیں۔ کہ اس کام میں لگے ہُوئے ہیں۔ پیر صاحب نے جواب دیا۔ کہ اے مرید۔ تم بہت جلد گھبرا گئے ہو۔ میں تو عرصہ بیس سال سے یہ جواب سُن رہا ہُوں۔ بندہ کا کام بندگی کرنا ہے۔ اور خدا کا کام قبول کرنا۔ یا نہ قبول کرنا ہے۔ میں اپنا کام کئے جاؤں گا یہ جواب سُنکر مرید خاموش ہو گیا۔ چوتھے دن جو پیر صاحب نماز کے لئے کھڑے ہُوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ تُو نے جو جواب کل اپنے مرید کو دیا ہے۔ وُہ ہمیں اتنا پسند آیا ہے۔ کہ عرصہ بیس سال میں جتنی دُعائیں تم نے کی ہیں۔ وُہ سب کی سب قبول ہیں۔

پس مومن کو چاہیئے۔ کہ وُہ لوگوں کی ہدایت اور راہ نمائی کا کام خدا تعالےٰ کا حکم سمجھ کر کرتا جائے۔ اور یقین رکھے کہ اس کا کام صرف راہ نمائی کرنا ہے۔ ہدایت دینا خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جو اس کام میں سب سے بلند درجہ پر تھے۔ آپ کے متعلق بھی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء۔ کہ اے رسُول۔ ہدایت پر قائم کر دینا تیرا کام نہیں۔ یہ کام میرا ہے میں جسے چاہتا ہوں۔ ہدایت پر قائم کر دیتا ہوں۔ تیرا کام یہ ہے۔ انک لتھدی الیٰ صراط مستقیم۔ کہ تو صراطِ مستقیم کی راہ نمائی کرتا رہے۔ اگر ہم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نمونہ پر عمل کریں کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے تکلیف پر تکلیف اور مصیبت پر مصیبت اُٹھا کر بنی نوع انسان کی ہمدردی کی۔ اور انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ تو جس طرح اللہ تعالےٰ نے آپ کو کامیابی عطا کی۔ اسی طرح ہم بھی اپنے حلقہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوشش کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ اے رسُول۔ لوگوں کو راہ راست پر لانے اور مومن بنانے کے لئے شاید تو اپنی جان کو ہلاک کر دے گا۔ آپ کی ہدایت اور سچی ہمدردی کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ لکھو کہا لوگ جو شرک ایسے گند میں ملوث تھے۔ بالکل پاک اور صاف ہو گئے۔ کہاں تو یہ حالت تھی۔ کہ بتوں کے آگے سجدہ کرتے تھے۔ اور قعر مذلت میں پڑے ہُوئے تھے۔ اور کہاں اسی نبیؐ پاک کے ذریعہ خدائے دو جہان سے باتیں کرنے لگے۔ اس زمانہ میں یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے سپرد ہُوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں لوگوں کو راہ راست پر لایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنے فرض سے سبکدوش ہو گئے۔ اب جماعت کا کام ہے۔ کہ نہایت ہمدردی۔ اخلاص اور استقلال کے ساتھ لوگوں کو راہ راست پر لائے:۔

خاکسار:- قمر الدین۔ مولوی فاضل۔ قادیان

اِنقلاب تازہ

پھر جہاں میں کوئی تازہ انقلاب آنے کو ہے
زندگی کی نبض میں پھر اضطراب آنے کو ہے

وقت کی رفتار میں کچھ برق کے آثار ہیں
اس جہانِ پیر پر گویا شباب آنے کو ہے

ہو رہی ہے آج آثارِ قیامت کی نمود
حشر اک اُٹھنے کو ہے روزِ حساب آنے کو ہے

ہے ابھی پُر نور جس کے نُور سے خاکِ حجاز
پھر وُہ حسنِ لم یزل اب بے نقاب آنے کو ہے

ٹوٹ کر تہذیب مغرب کا سبو ہے چُور چُور
دَور میں مشرق کا پھر جامِ شراب آنے کو ہے

جس کو خاطر میں نہ لایا بادشاہوں کا غرور
آج وُہ گوشہ نشیں ہی کامیاب آنے کو ہے

حیف بندوں نے خدا کے قول کو ٹھکرا دیا!
آسماں سے اس تغافل کا جواب آنے کو ہے

دیکھنا ناھیدؔ اعجازِ مسیحِ قادیاں
قادیاں پر رحمتِ حق کا سحاب آنے کو ہے۔

عبد السّلام۔ ناھیدؔ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ایک حقیقت افروز مضمون

اور

غیر مبائعین کا عذر گناہ بدتر از گناہ

غیر مبائعین کا بغض و عناد

غیر مبائعین کے قلوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان بالخصوص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات سے جو بغض و عناد پیدا ہو چکا ہے۔ وہ ایسا ظاہر و عیاں ہے۔ کہ اس کے ثبوت کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ اس بغض و عناد کے اظہار کے لئے غیر مبائعین نے ایک طریق یہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ قادیان کے معاندین و مرتدین کی آڑ لے کر اعتراضات کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ اور مخالفین جماعت کی ایسی تحریروں اور تقریروں کو جو قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہوتی ہیں اپنے انتظام میں پھیلانے اور شائع کرنے میں خاص لذت پاتے ہیں۔ اور اس طرح ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اپنا مونہہ چھپا کر اور اپنے آپ کو پس پردہ رکھ کر معاندین کے مکروہ پروپیگنڈا کی تقویت کا باعث بنتے ہیں۔ غیر مبائعین کے اس طریق کار کی عریانی ہر موقعہ پر نظر آتی ہے۔

معاندین احمدیت میں غیر مبائعین کی شمولیت

جب بھی کسی مخالف یا معاند یا مرتد نے جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاطاعت امام کے خلاف گند اچھالا ہے تو غیر مبائعین نے اس میں اپنی شرکت ضروری سمجھی۔ چنانچہ جب مستریوں کا فتنہ برپا ہوا۔ تو اس وقت بھی غیر مبائعین ان کی امداد کرتے تھے۔ اور ان کے گندے اور ناپاک اور دلآزار لٹریچر کو اپنے انتظام میں باہر کی جماعتوں میں بھجواتے۔ اور تقسیم کراتے تھے۔ اسی طرح جب مصری صاحب کی طرف سے فتنہ برپا ہوا تو غیر مبائعین نے ان کی امداد میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بلکہ آج تک ان کے اخبار مصری پارٹی کی تحریروں اور ان کے جلسوں کی روئدادوں اور انکی تقریروں کی اشاعت کے لئے وقف ہیں۔ مصری فتنہ کے سر اٹھانے پر مولوی محمد علی صاحب کو یہاں تک یقین ہو گیا تھا۔ کہ بس اب جماعت احمدیہ کا نظام خلافت قائم نہیں رہ سکتا۔ اور اس کی تباہی کا وقت آگیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے باوجود اپنی شدید علالت کے بستر مرض سے اس فتنہ کے کھڑا کرنے والوں کی تائید میں ایک مضمون لکھا۔ اور اس میں یہ لکھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکالی۔ کہ "جو اصحاب اس جھوٹی خلافت کے بت کو توڑنے کے لئے اٹھے ہیں.... وہ یقیناً سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور ہماری ہمدردی کے مستحق ہیں!"

(پیغام صلح ۸ راگست ۱۹۳۷ء)

پس پردہ حملہ کرنیکی تازہ مثال

غرض غیر مبائعین کا یہ معروف و معتاد طریق ہے۔ کہ وہ مخالفین اور مرتدین کی آڑ لے کر اور ان کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا کر بزدلوں کی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور خود ہوشیاری سے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتے تاکہ بعد میں انکار کی گنجائش موجود رہے۔ اور اگر اعتراض ہو تو یہ کہہ کر اپنا پیچھا چھوڑا سکیں۔ کہ ہم نے تو ایسا نہیں کہا بلکہ فلاں مخالف نے یہ کہا ہے۔ غیر مبائعین کی اس قسم کی دورنگی اور پس پردہ لڑنے کی عادت کی ایک تازہ مثال یہ ہے۔ کہ شیخ غلام محمد صاحب مدعی مصلح موعود جو پہلے اہل پیغام کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ اور انکی انجمن کے جنرل کونسل کے ممبر اور نائب محاسب اور آڈیٹر بھی رہ چکے ہیں لیکن اب ان سے الگ ہو چکے ہیں۔ اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں جماعت احمدیہ اور غیر مبائعین دونوں پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے ۲۰ فروری ۱۹۴۱ء کو ایک ٹریکٹ موسومہ "خلیفہ قادیان کے جشن منانے کی دو جھوٹی خوشیاں" شائع کیا۔ اور اس میں اپنی مخصوص دماغی کیفیت کی وجہ سے انتہائی بیباکی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام "کلب یموت علی کلب" کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ذات گرامی پر چسپاں کرتے ہوئے لکھا کہ آپ نعوذ باللہ اس الہام کے مطابق باون سال کی عمر میں ہلاک ہو جائیں گے۔

پیغام صلح کا ایک نہایت دلآزار مضمون

غیر مبائعین تو ایسے موقعہ کی تاک میں ہی رہتے ہیں۔ انہوں نے جب شیخ غلام محمد صاحب کے اس ٹریکٹ کو پڑھا۔ اور اس میں انکی اس لغو اور سراسر جاہلانہ تاویل کو دیکھا۔ تو اہل پیغام کی معروف اور مخصوص پالیسی کے ماتحت ایک صاحب خان بہادر میاں محمد صادق صاحب نے اسے اخبار پیغام صلح کے صفحات کی زینت بنانے کے لئے بہت مناسب اور موزون خیال کیا۔ اور اس غرض سے ایک مضمون "خاک کا پتلا۔ قبل از مرگ واویلا" کے دلآزار عنوان کے ماتحت ۷ ادسمبر ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں سپرد قلم کیا۔ اگرچہ شیخ غلام محمد صاحب کی دماغی کیفیت کے متعلق خود اس مضمون میں تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ "جماعت احمدیہ لاہور شیخ غلام محمد کی دماغی کیفیت کے متعلق خود ان کا قلمی اعلان شائع کر چکی ہے۔ اسکے دیکھنے کے بعد کسی صحیح الدماغ شخص کے نزدیک اس کے الفاظ کی کیا وقعت ہونی چاہیئے محتاج بیان نہیں"۔ لیکن اس اقرار کے باوجود مضمون نگار صاحب ایسے "صحیح الدماغ" واقع ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے شیخ غلام محمد کی اس مجنونانہ آواز کو باوجود قابل "وقعت" نہ سمجھنے کے اُسے پوری تفصیل کے ساتھ پیغام صلح میں شائع کرنا ضروری سمجھا۔ اور اس طرح ایک ایسے شخص کی تحریر کا سہارا لے کر جسے وہ خود معذور و مجنون قرار دیتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا موقعہ پیدا کیا۔ مضمون کی عبارت غیر مبائعین والی معروف ہوشیاری کی حامل ہے۔ لیکن جب دل انتہائی بغض اور حسد اور عداوت سے بھرا ہوا ہو تو خواہ کتنی بھی احتیاط کی جائے۔ اس کا کچھ نہ کچھ اظہار ہو ہی جاتا ہے۔ چنانچہ گو مضمون کے شروع میں تو شیخ غلام محمد صاحب کے ٹریکٹ سے عبارت نقل کرکے پردہ رکھا گیا ہے لیکن آگے چلکر اس مفروضہ پیشگوئی پر جوان کی طرف منسوب ہے اس کے مطابق مہر صاد کرتے ہوئے لکھ دیا ہے۔ کہ "پیشگوئی کرنے والا یا پیشگوئی کو نقل کرکے چسپاں کرنے والا خلیفہ صاحب کا ہمعصر مدعی شیخ غلام محمد مصلح موعود ہے۔ اور خوابیں دیکھنے والے ان کے مرید ہیں۔ اور اس پر قبل از مرگ واویلا مچانے والے قادیانی اور ان کے اخبارات ہیں۔ ایک طرف پیشگوئی اور حوالوں کو درست تسلیم کرکے وصیت لکھی جاتی ہے۔ اور واویلا کیا جاتا ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے۔ کہ کوئی بات ضرور ہے"۔ (پیغام صلح ۱۷ راگست ۱۹۴۰ء)

اور سننے میں آیا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے اس کے متعلق ایک خطبہ جمعہ بھی پڑھا تھا۔ مگر پھر کسی مصلحت کی وجہ سے اس کی اشاعت روک دی گئی۔

میاں محمد صادق صاحب غیر مبائع کے مضمون کا عنوان "قبل از مرگ واویلا" اور اس میں شیخ غلام محمد کی مفروضہ پیشگوئی کو شائع کرنا اور مضمون میں اپنی طرف سے کمال ہوشیاری کیساتھ پیشگوئی پر صاد کرتے ہوئے یہ لکھنا کہ "کوئی بات ضرور ہے" اور یہ کہ "پیشگوئی اور حوالوں کو درست تسلیم کرکے وصیت لکھی جاتی ہے"۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے۔ کہ غیر مبائعین شیخ غلام محمد کی اس بیہودہ گوئی کو درست سمجھ رہے تھے۔ اور اس پر اپنے دلوں میں خوشی منا رہے تھے۔ اور یہ خوشی کبھی کبھی دل کے پردوں کو پھاڑ کر باہر بھی آجاتی تھی۔

غیر مبائعین کی خوشی کو خدا نے خاک میں ملا دیا

اسکا مزید ثبوت یہ بھی ہے کہ کئی غیر مبائعین اپنی مجلسوں میں اس بات کا برملا دعوےٰ کرتے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی عمر باون سال سے تجاوز نہیں کریگی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں باہر سے ایسے خطوط آئے۔ جن میں غیر مبائعین کی طرف سے اس بات کے چرچا کرنے کا ذکر تھا۔ جس پر حضور نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اسی کے متعلق فرمایا۔ کہ "باہر سے جو خط آئے ہیں۔ ان میں سے بعض میں یہ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ غیر مبائعین آج کل میرے متعلق یہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ کہ انکی عمر باون سال سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور یہ کہ اس عرصہ میں وہ ضرور فوت ہو جائیں گے۔ زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں اگر غیر مبائعین یہ کہتے ہیں تو بہتر ہے وہ اسکو تحریر میں لے آئیں پھر خدا تعالیٰ انکو جھوٹا کرکے دکھا دیگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے یہ خطبہ جمعہ مؤرخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۰ء کو فرمایا۔ لیکن غیر مبایعین کی طرف سے آج تک اس کی تردید نہیں ہوئی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ واقعہ میں غیر مبایعین شیخ غلام محمد کی پیشگوئی کو درست سمجھ بیٹھے تھے۔ اور اپنی مجلسوں میں اس کا چرچا کر رہے تھے۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس جھوٹی خوشی کو خاک میں ملا دیا۔ اور جو امید وہ لگائے ہوئے تھے یعنی یہ کہ ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وفات کی خبر انہیں پہنچے گی۔ اللہ تعالےٰ نے اسے باطل کر کے بتا دیا۔ کہ اس کی نصرت اہل پیغام کے ساتھ نہیں۔ بلکہ اس اولوالعزم اور پاکباز انسان کے ساتھ ہے۔ جسے اس نے آج دنیا کی رہنمائی کے لئے اپنے مسیح کا خلیفہ منتخب فرمایا ہے۔

پیغام صلح کا چیلنج

جب ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء کی تاریخ گذر گئی اور بدخواہ دشمن کی نامرادی۔ اور اس کی جھوٹی خوشیوں کی ناکامی عیاں ہو گئی۔ تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اس کے متعلق ایک حقیقت افروز مضمون رقم فرمایا جو "کلب یموت علی کلب والا الہام اور بدخواہ دشمن کی نامرادی" کے عنوان سے اخبار الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے تحریر فرمایا کہ شیخ غلام محمد مدعی مصلح موعود نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق جو مجنونانہ آواز اٹھائی تھی۔ اور اس پر غیر مبایعین نے جو ناپاک پراپیگنڈا کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان بدخواہوں کی سب امیدوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ خلیفہ اپنی عمر کے باون سال مکمل کر کے ترپن سال کے آغاز میں کامرانی و بامرادی کا پرچم لہراتا ہوا قدم رکھ رہا ہے غیر مبایعین پہلے ہی اپنی نامرادی اور ناکامی پر مایوسی کے سمندر میں ڈوب رہے تھے۔ اس پر حضرت میاں صاحب موصوف کا مضمون پڑھا۔ تو اندر ہی اندر گھائل ہو کر رہ گئے۔ اور اپنا رہا سہا دماغی توازن بھی کھو بیٹھے چنانچہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء کے پیغام صلح میں حضرت میاں صاحب محترم کو چیلنج کرتے ہوئے لکھا:

"ہم جناب میاں صاحب کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اس امر کا ثبوت پیش کریں کہ جماعت احمدیہ لاہور نے کس وقت کس اخبار اور کس صحیفہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کلب یموت علیٰ کلب کو جناب میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان پر چسپاں کیا۔ اور کب خوشی منائی کہ اس الہام میں کلب سے مراد میاں صاحب مذکور ہی ہیں۔ ہم وثوق سے کہتے ہیں کہ جناب مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اگر اس ثبوت کو مہیا کرنے میں جوئے شیر بھی لے آئیں۔ تو اس ثبوت کو پیش نہ کر سکیں گے"۔ (مضمون شیخ محمد آصف صاحب مطبوعہ پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

غیر مبایعین کی چالاکی

اگر غیر مبایعین کی ہوشیاری اور چالاکی کا کوئی مزید ثبوت درکار تھا۔ تو وہ پیغام صلح کے اس مضمون نے مہیا کر دیا ہے۔ کیونکہ اس میں اہل پیغام کی اسی معروف تدبیر جنگ سے پوری طرح کام لیا گیا ہے۔ کہ پہلے کسی کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنے مخالف پر بندوق چلائی۔ اور جب نشانہ خطا گیا۔ تو یہ شور ڈالنا شروع کر دیا کہ ہم نے کب بندوق چلائی تھی۔ وہ تو فلاں شخص نے چلائی تھی جس کے ہم پیچھے کھڑے تھے۔ حیرت ہے کہ اہل پیغام ایک شخص کو صحیح الدماغ نہیں سمجھتے۔ اس کے ساتھ ان کی شدید مخالفت ہے۔ لیکن باوجود اس کے جب وہ ایک ایسی بات کہتا ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر حملہ کا رنگ رکھتی ہے۔ تو غیر مبایعین بڑے شوق سے اسے اپنے اخبار میں شائع کرتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل درج کر کے مزے لیتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ پر طعن کرتے ہوئے اور ان کے دلوں کو زخمی کرتے ہوئے مضمون کا عنوان "قبل از مرگ واویلا" رکھتے ہیں۔ اور پھر مضمون میں یہ فقرہ درج کرتے ہیں کہ "کوئی بات ضرور ہے" اس پیشگوئی پر اپنی طرف سے صاد کرتے ہیں اور زبانی طور پر تو اپنی مجلسوں میں اس کا بر ملا چرچا کرتے اور اس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی عمر باون سال سے نہیں بڑھے گی۔ لیکن جب میعاد کے گزرنے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس جھوٹی خوشی کا پول ظاہر کیا۔ تو اب فوراً اپنے چھپنے کی جگہ سے باہر آ کر چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اس بات کا ہماری کسی "تحریر" یا "صحیفہ" سے ثبوت پیش کرو۔ مگر الحمد للہ کہ ان کا یہ شور بھی ہماری صداقت کی دلیل ہے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں پہلے سے ہی غیر مبایعین کے متعلق لکھ دیا تھا کہ:۔

"اس مجنونانہ بڑ کو اپنے مفید مطلب پا کر غیر مبایعین نے بھی ہوشیاری کے ساتھ اپنا پہلو بچاتے اور مونہہ چھپاتے ہوئے اس مکروہ پراپیگنڈا میں اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے"۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء)

جناب والا! حضرت میاں صاحب نے تو کبھی آپ کو اس ہمت اور جرأت کا مالک سمجھا ہی نہیں۔ کہ آپ میدان میں سامنے آ کر مقابلہ کریں وہ تو خود آپ کی قدر و قیمت کو پہچانتے ہوئے یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ صرف پہلو بچا کر اور مونہہ چھپا کر لڑنا جانتے ہیں۔ تو اب یہ چیلنج کیا معنے رکھتا ہے۔ کہ ہماری کوئی تحریر یا صحیفہ پیش کرو۔ ہاں یہ چیلنج آپ کے مایوس دل کی ایک دردناک گونج ضرور ہے۔ اور عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال کی ایک بہت عمدہ تفسیر ہے۔ مگر ہم نے تو تحریر اور صحیفہ بھی پیش کر دیئے۔

سراسر باطل دعویٰ

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے غیر مبایعین کی طرف سے اخبار پیغام صلح مؤرخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۰ء میں یہ ذکر صراحۃً آچکا ہے۔ جبکہ شیخ غلام محمد صاحب کی عبارت کو تفصیل کے ساتھ مزے لے لے کر درج کرنے کے بعد یہ لکھا گیا کہ "کوئی بات ضرور ہے"۔ اور یہ کہ "پیشگوئی اور حوالوں کو درست سمجھ کر وصیت لکھی جاتی ہے"۔ حالانکہ جیسا کہ حضرت میاں صاحب موصوف کے مضمون میں بدلائل ثابت کیا گیا ہے یہ دعوےٰ سراسر باطل اور افترا ہے۔ کہ وصیت اس مجنونانہ پیشگوئی اور حوالوں کی وجہ سے لکھی گئی۔ بلکہ اس کے لکھنے کی وجوہات اور تھیں۔ علاوہ ازیں غیر مبایعین کی طرف سے زبانی طور پر بھی چرچا کیا گیا۔ جس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔ اگر غیر مبایعین اس قسم کا دعوےٰ نہیں کرتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس خطبہ کے شائع ہونے پر ان کی طرف سے اس کی تردید میں کوئی چیلنج نہیں دیا گیا۔ اس سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جب خطبہ جمعہ فرمایا تھا۔ تو اس وقت تک چونکہ ابھی غیر مبایعین کی مجوزہ میعاد پوری نہیں ہوئی تھی اس لئے وہ خاموش رہے کہ شاید یہ بات پوری ہی ہو جائے۔ لیکن آج جب وہ میعاد گذر گئی۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک مضمون تحریر فرما کر غیر مبایعین کی نامرادی کو ظاہر و عریاں کیا۔ تو اس پر اپنی خفت کو مٹانے کے لئے "تحریر اور صحیفہ" کا مطالبہ کرنے لگے ع

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

نامرادی پر پردہ ڈالنے کی کوشش پھر ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیا میں ہر بات کے لئے تحریر ہی ضروری نہیں ہوتی بلکہ بہت سی باتوں کا دارومدار تقریر اور زبانی باتوں پر بھی ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کیا کفار کے اعتراضات کسی تحریر اور صحیفہ میں درج ہوتے تھے۔ اور کیا ایسا نہ ہونے کی وجہ سے انہیں کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ اور کیا ان کے متعلق کفار کی طرف سے یہ چیلنج ہو سکتا تھا۔ کہ ہماری کوئی تحریر یا صحیفہ دکھاؤ۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے بہت سے زبانی اعتراضوں کا تحریر کے ذریعہ جواب دیا۔ مثلاً "ایک غلطی کا ازالہ" محض ایک شخص کے زبانی اعتراض کرنے۔ اور ایک احمدی کی طرف سے اس کا زبانی طور پر غلط جواب دیئے جانے پر تحریر میں آیا تھا۔

پس حقیقت یہی ہے کہ غیر مبایعین نے شیخ غلام محمد کی تحریر کو اپنے لئے ایک سہارا بنایا۔ اور اس پر جھوٹی خوشیاں منائیں اور اپنے اخبار کے ذریعہ اس کی اشاعت کی اور اس پر اپنی طرف سے صاد کیا۔ اور زبانی طور پر اس بات کا جگہ بجگہ چرچا کیا۔ غرضیکہ وہ اس ناپاک پراپیگنڈا میں پورے زور کے ساتھ شریک رہے۔ مگر جب خدا نے انہیں ناکام و نامراد کیا۔ اور ہماری طرف سے اس نامرادی کی اشاعت ہوئی تو وہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مثال کے مطابق چیلنج دینے لگے کہ ہماری کوئی تحریر

صنعت و حرفت

موجودہ جنگ اور ہندوستان میں صنعتی کارخانے

موجودہ جنگ کے آغاز پر ہندوستان کے پاس صرف خام سامان کی افراط تھی مگر اب ہندوستان کے کارخانوں اور ورکشاپوں نے تیار شدہ سامان فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح جدید قسم کا وہ سامان جو پہلے سمندر پار سے آتا تھا۔ اب بکثرت ہندوستان میں بننا شروع ہو گیا ہے۔ گولہ بارود اور فوجی لباس وغیرہ پہلے ہی ہندوستان میں اس کی ضروریات سے کہیں زیادہ تیار ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ شروع ہونے سے لے کر اب تک بندوقوں اور رائفلوں کے لئے کارتوسوں کے دس کروڑ راؤنڈ اور توپوں وغیرہ کے لئے چار لاکھ راؤنڈ سمندر پار بھیجے گئے ہیں اس کے علاوہ پھٹنے والے مادہ کی بہت بڑی مقدار ایک سو ٹن بے دخان بارود اور دو لاکھ ۵۰ ہزار ٹن دھماکے سے پھٹنے والا بارود بھیجا جا چکا ہے۔ ریل گاڑی بنانے کا ایک کارخانہ ڈبے اور مسلح گاڑیاں تیار کر رہا ہے۔ اسی طرح زرہ بکتر کی چادریں پہلے ہندوستان میں نہیں بنتی تھیں۔ مگر اب بہت سے تجارب کے بعد تیار ہونے لگ گئی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ چند ہی دنوں میں سینکڑوں ٹن چادریں ماہوار بنائی جانے لگیں گی یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ایک سال کے اندر اندر تین ہزار مسلح جنگی موٹریں ہندوستان کی ضروریات کے لئے تیار کی جائیں ہوائی جہازوں سے اترنے والی چھتریاں تیار کرنے کے مسئلہ پر بھی غور ہو رہا ہے رائفلیں۔ مشین گنیں۔ چھوٹے اسلحہ کے کارتوس اور چھ انچ دہانے کی توپوں کے گولے وغیرہ بھی ہندوستانی کارخانے بکثرت تیار کر رہے ہیں۔

سنہ ۱۹۱۳ء میں ہندوستان میں فولاد اور لوہے کی پیداوار کی کل مقدار دو لاکھ ۶۷ ہزار ٹن تھی۔ مگر ۳۹-۴۰ء میں یہ مقدار اتنی بڑھی کہ کچا لوہا ۱۸ لاکھ ۳۸ ہزار ٹن اور تیار شدہ فولاد دس لاکھ ۶۶ ہزار ٹن تک پہنچ گیا۔ اور اب تو کچے لوہے کی مقدار میں تین لاکھ ٹن کا اور تیار شدہ لوہے کی مقدار میں ایک لاکھ ٹن کا اور اضافہ ہو گیا ہے۔

ہندوستان میں لوہے کا صرف ایک کارخانہ پٹڑیوں۔ قلعی دار چادروں اور گولے بنانے کے لئے ایک مخصوص قسم کی کٹی ٹین سلاخوں کے علاوہ فوج کے لئے مختلف قسم کے پچاس ہزار اوزار ماہوار تیار کر رہا ہے۔ ہندوستانی فوج کے لئے فولادی خود تیار کرنے کے لئے بھی ایک خاص قسم کی فولادی چادریں تیار کرنے میں ترقی ہو رہی ہے نیز مشین گنوں کی کمانیوں اور رائفلوں اور مشین گنوں کے لئے بہت سخت قسم کا فولاد بھی تیار کیا جا رہا ہے۔

اس سامان میں بجلی کے تار۔ مختلف قسم کے دوسرے تار اور تار کی ڈوریاں بھی شامل ہیں۔ یہ چیزیں مشرق قریب اور ہندوستان کی فوج اور شاہی ہوائی بیڑہ نیز آلات حرب کے کارخانوں کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ تاروں کی کیلیں سلاخیں۔ نیز فولاد کے کارخانوں کے بیلن جو پہلے محض امریکہ اور یورپ سے آتے تھے اور ایک خاص قسم کی ٹین کی چادریں بھی اب ہندوستان میں تیار کی جا رہی ہیں۔ ہندوستان کو حال ہی میں ۳۹ لاکھ روپیہ کی قیمت کے چھوٹے چھوٹے بحری جہاز بنانے کا آرڈر ملا تھا۔ چنانچہ ہندوستان کے طیارہ ساز کارخانوں میں طاقتور اور مسلح جہاز تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ طیاروں کے پٹرول کے ذخیرہ کو بڑھانے اور ہوائی جہاز کو چکنا کرنے کا تیل بنانا بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ فوجی وردیاں تیار کرنے کی رفتار بھی حیرت انگیز ہے۔ اسلحہ جات کی طرح سپاہیوں کے لئے لباس و وردیاں بھی ضروری ہوتی ہیں۔ ہندوستان نے اب تک ۱۳ لاکھ سے زائد جوڑے جوتے ۱۵ لاکھ کمبل ایک کروڑ گز سے زیادہ خاکی زین ۱۲ لاکھ سوتی قمیصیں اور ۱۵ لاکھ جوڑے موزے سمندر پار بھیجے ہیں۔

مرہم پٹی کے سامان کے لئے پٹیاں۔ پھائے کے کپڑے۔ سپاہیوں کے باندھنے کی پٹیاں۔ مچھر دانیاں۔ برش۔ تیزاب اور دیگر دواؤں کے علاوہ صابون۔ کوئلہ۔ پتھر کا کوئلہ۔ سیمنٹ۔ سیمنٹ کی چادریں سگرٹ۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ بسکٹ چائے نیشکر۔ سوتی اور اونی کپڑے سن اور سوت ملا کر بنے ہوئے کپڑے۔ تاگا اور کپڑوں اور انجنیری کے متعلق دوسری بہت سی چیزیں ہندوستان میں تیار ہو رہی ہیں۔

بجلی کے پنکھے۔ ٹیلیفون کے متعلق ضروری چیزیں۔ کیلیں باندھنے کے تار۔ فولادی کڑیاں۔ نرم فولادی چادریں۔ سلاخیں زمین برابر کرنے اور سڑک بنانے کی چیزیں بھی ہندوستان سے مصر بھیجی گئی ہیں۔ سلطنت برطانیہ کے دوسرے ممالک بھی اب ہندوستان کی بنی ہوئی خاکی قمیصیں فولادی پناہ گاہیں۔ خیمے۔ فوجی ہسپتالوں کا ساز و سامان کپڑے اور انجنیری کا سامان استعمال کر رہے ہیں۔ بنگال اور بہار کی حکومتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ سن کی کاشت کے لئے چار لاکھ روپیہ سے کام شروع کریں۔ ہندوستانی فوجوں کو سمندر پار کی اشیاء سے بے نیاز کرنے کے لئے ڈبوں میں چیزیں بند کر کے محفوظ رکھنے کی سکیم بھی بہت جلد شروع کی جانے والی ہے یہ سکیم صرف دودھ۔ پنیر۔ اور مچھلی کو ڈبوں میں محفوظ کرنے تک محدود رہے گی۔

کہتے ہیں "ضرورت ایجاد کی ماں ہے" یعنی ضرورت محسوس ہونے پر چیزوں کے بدل بھی تلاش کئے جاتے ہیں چنانچہ سن کے کپڑے کی جگہ کم پٹ اور سوت اور جوٹ ملا کر بنایا ہوا کپڑا استعمال کیا جا رہا ہے۔ سوت اور جوٹ کا ملا ہوا انتیس لاکھ گز کپڑا سلطنت برطانیہ کو بھیجا جا چکا ہے۔ یہ ایک نئی قسم کا کپڑا ہے اور اس کی ایجاد کا سہرا ہندوستان کے سر ہے۔

حکومت میسور نے ناریل کے چھلکے کے بٹن بنائے ہیں۔ دیسی طریقہ سے خاکی کپڑے رنگنے کے رنگ تیار کرنے کا تجربہ کرنے میں بھی صنعت سازوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ اسی طرح شیشہ کا بدل مہیا ہو جانے کے امکانات بھی ہیں۔ رسّے اور رسیاں بٹنے کے لئے بھی بدل تلاش کیا جا رہا ہے۔ ملک میں بکثرت دوائیں تیار ہونے کی وجہ سے بہت سی دوائیاں درآمد کی فہرست سے خارج کر دی گئی ہیں۔ بہت سی اور دوائیں بنانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ بہت سے کیمیائی مرکبات اور دوائیں جن میں کلوروفارم اور کاربالک ایسڈ وغیرہ شامل ہیں اب ہندوستان میں ہی تیار کی جا رہی ہیں۔

ہندوستان میں ایک ایسا کارخانہ بھی موجود ہے جہاں گلیسرین اور رنگ اڑانے کا پوڈر بنایا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کارخانے میں نائٹرک ایسڈ اور کیمیاوی امونیا بنتا ہے۔ غرض اس وقت ہندوستانی کارخانے جو کچھ تیار کر رہے ہیں اس کی مختصر فہرست یہ ہے۔ بجلی کے موٹر۔ ہوائی حملوں سے خبردار کرنے والی سیٹیاں ہیڈ بال لیمپ۔ پنکھے۔ بجلی کے ہیٹر۔ بلب۔ جراحی کے آلات۔ ربڑ کے بٹن۔ ڈولوں میں بند کی ہوئی اشیاء۔ ٹائر۔ ٹیوب۔ گرم پانی کی بوتلیں۔ ربڑ کی اور بہت سی مصنوعات ٹائپ رائٹر۔ آگ بجھانے کے نل۔ سینے کی مشین۔ چمڑے کی کاٹھیاں چاقو دستانے وغیرہ کپڑے کے ہندوستانی کارخانے اس وقت چار قسم کے کپڑے بنا رہے ہیں۔ اونی کپڑوں کی حرفت کو بھی ترقی دی گئی ہے اور بھورے رنگ کی فلالین اور بھیڑ کی اون کا کپڑا بنایا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں درآمد شدہ اشیاء میں سے وارنش اور روغن بھی بنایا جا رہا ہے۔ مٹی کے برتن جرِ ثقیل کے آلات اور مشینوں کے سیدھے سادھے معمولی آلات۔ سلفیورک ایسڈ وغیرہ بھی یہیں بنایا جاتا ہے۔ مشرق وسطی میں جنگی اغراض کے لئے لکڑی فراہم کرنے کے بہت سے آرڈر مل چکے ہیں چنانچہ آرڈننس کے کارخانے اس کام میں مصروف ہیں کھانے پینے کی چیزوں میں چائے کے علاوہ جوار اور گوند

نتیجہ امتحان دینیات جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دسویں جماعت کا دینیات کا امتحان ہر سال ہوتا ہے اور کامیاب ہونے والے طلباء کو نظارت کی طرف سے سندات دی جاتی ہیں۔ اس سال یہ امتحان ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش میں ہوا جس میں مندرجہ ذیل طلباء کامیاب ہوئے۔

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۵۵۱	کمال احمد	۷۱/۱۰۰	۵۸۷	عبد الحی II	۵۲
۵۵۲	منیر احمد	۳۸	۵۸۸	احسان الہٰی	۵۲
۵۵۳	محمد معین	۷۱	۵۸۹	محمد اسماعیل	۶۴
۵۵۴	عبد الرزاق	۶۶	۵۹۲	بشیر الدین	۴۱
۵۵۵	بشارت احمد	۶۴	۵۹۳	قدرت اللہ	۶۳
۵۵۶	سعادت احمد	۶۰	۵۹۵	بشارت حسین	۶۴
۵۵۷	منصور احمد	۴۹	۵۹۸	نذر حسین	۴۵
۵۵۸	منور احمد	۴۴	۶۰۰	عبد الستار	۴۹
				فریق ب	
۵۵۹	فضل عمر خان	۵۵	۶۰۲	محمود احمد ملک	۴۴
۵۶۰	نور الدین	۶۶	۶۰۴	محمد شریف	۵۶
۵۶۱	نثار احمد	۵۶	۶۰۵	محمود اکرام	۶۱
۵۶۲	عبد السلام	۴۰	۶۰۶	محمد منور علی	۵۱
۵۶۳	محمد فاروق	۳۹	۶۰۷	جمیل احمد	۳۹
۵۶۴	ناصر احمد	۶۷	۶۰۸	محی الدین	۴۵
۵۶۵	شفیق الرحمٰن	۶۱	۶۰۹	نعمت اللہ	۴۷
۵۶۶	عبد القدیر	۵۱	۶۱۰	مصطفٰے حسین	۴۶
۵۶۷	بشیر احمد I	۷۰	۶۱۱	انور حسین	۵۷
۵۶۹	نصیر احمد	۸۲	۶۱۲	مبارک احمد	۴۸
۵۷۰	عبد الحمید I	۶۰	۶۱۳	مفیض المعارف	۵۷
۵۷۱	عبد الرحمٰن	۶۷	۶۱۴	احمد حسین	۴۶
۵۷۲	ظفر علی	۵۳	۶۱۵	محمد سعد اللہ	۶۱
۵۷۳	ریاض احمد	۵۰	۶۱۶	اعجاز احمد	۷۴
۵۷۴	حبیب اللہ	۶۶	۶۱۸	منصور احمد II	۵۷
۵۷۵	مبارک احمد	۴۷	۶۱۹	غلام احمد ڈار	۴۷
۵۷۶	عبد الحی I	۴۶	۶۲۰	ناصر محمد	۶۴
۵۷۷	بشیر احمد II	۵۰	۶۲۱	عبد الرزاق	۵۳
۵۷۸	فضل الہٰی	۷۳	۶۲۲	ظہور الدین	۵۹
۵۷۹	محمد اقبال	۴۱	۶۲۴	فضل الرحمٰن	۷۲
۵۸۰	عبد الجلیل	۵۳	۶۲۵	عبد القدیر	۷۶
۵۸۱	عبد الباسط	۵۱	۶۲۶	محمود مظفر	۶۸
۵۸۲	عبد الحمید II	۷۳	۶۲۷	وزیر احمد	۳۷
۵۸۳	محمد اسحاق	۴۲	۶۲۸	جمال دین	۵۳
۵۸۴	مبارک احمد	۴۷	۶۲۹	نور الحق	۶۹
۵۸۵	محمد یونس	۶۶	۶۳۰	محمد داؤد	۴۰
۵۸۶	محمود احمد	۶۱	۶۳۱	عبد الرحمٰن پیر	۶۸
۶۳۲	محمد احمد شاہ	۴۲	۶۳۸	حمید اللہ	۶۵
۶۳۳	نذیر احمد	۵۲	۶۳۹	منور احمد	۷۵
۶۳۴	محمد اکبر	۵۰	۶۴۰	محمود احمد II	۶۲
۶۳۵	محمد احمد ملک	۷۱	۶۴۱	جلال الدین	۴۸
۶۳۶	سعید احمد	۳۷	۶۴۲	محمد عاصم	۶۵
۶۳۷	حامد	۳۹	۶۴۳	عزیز احمد	۴۷

ناظر تعلیم و تربیت

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے ۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

نمبر ۵۷۴۸ منکہ مسماۃ ظہور عالم اختر خاتون زوجہ مولوی ابوالحسین صاحب سب رجسٹرار موضع شولیہ ڈاک خانہ پاگندیا ضلع میمن سنگھ صوبہ بنگال آج مورخہ ۲۵/۱/۴۰ مندرجہ ذیل اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ علاوہ اراضیات کے میرا مہر/۱۵۰۰ روپے ہے۔ جو ابھی میرے شوہر مولوی ابوالحسین صاحب کے ذمہ قابل ادا ہے۔ میں اپنے مہر مبلغ/۱۵۰۰ روپے کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ اس کے جو بھی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے مرنے تک مجھے حاصل ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جائیداد اراضی کی تفصیل یہ ہے موضع نکلی تھانہ نکلی پرگنہ ٹاپے نکلی سب رجسٹرار آفس باجیت پور ضلع میمن سنگھ میں میری جائداد اراضی ہے۔ ان اراضیات کے نمبر کلکٹر کے دفتر میں توضیح نمبر ۸۰۷۴ اور مالکی ختیان ۱/۴ اور رعیتی ختیان ۱۹ ہے۔ زمین کی کل پیمائش 13.88 ایکڑ ہے۔ اور کلکٹری کا خراج ۳۳ روپے ادا کیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ بالا جائداد سیٹلمنٹ کے ختیان ۱۳ مندرجہ ذیل نمبروں میں شمار ہے

پلاٹ نمبر	ایکڑ	پلاٹ نمبر	ایکڑ
3048	.18	3068	34/3
3050	.27	3071	.26
3051	.27	3072	1.80
3052	.30	3073	.44
3053	1.50	3074	.22
3065	.50	3075	.80
3066	.43	3077	.39
3067	.23	3078	.37
3079	.16	3122	.36
3080	.24	3123	.38
3082	.57	3126	.38
3085	.30	3270	.37
3113	.05		

مذکورہ بالا اراضی کی قیمت موجودہ نرخ کے مطابق/۱۰۰۰ ہو گی۔ دستخط بزبان بنگالی ظہور عالم اختر خاتون گواہ شد محمد عبد السبحان بحروف انگریزی گواہ شد ابوالحسین خاوند موصیہ گواہ شد محمد محفوظ الرحمٰن بحروف انگریزی

نمبر ۵۷۴۶ منکہ گوہر بی بی زوجہ مولا بخش گھمار عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء سکنہ دار الرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر/۳۲ روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے زیورات چاندی/۷۰ روپیہ تک ہے۔ نقد دس روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس سے زائد جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۲ جنوری۔ مسٹر چرچل نے آج دار العوام میں بیان کیا کہ جب سے ہوائی حملے شروع ہوئے ہیں۔ برطانیہ میں ۶۰ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ جن میں سے نصف سے زیادہ شہری ہیں۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ روم میں اطالوی اور جرمن جرنیلوں میں ایک اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قریباً تین لاکھ جرمن فوج اور ایک ہزار بہترین قسم کے ہوائی جہاز اٹلی میں جمع ہو چکے ہیں۔ اور اس کانفرنس میں ہی برطانیہ پر بڑے حملہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ نے برطانیہ کی امداد کا بل پاس کر دیا۔ تو اٹلی اور جرمنی اس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیں گے۔

واشنگٹن ۲۲ جنوری۔ امریکن پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ برطانیہ کو امریکہ کا بحری بیڑا دینے یا بحر اوقیانوس کے پار جہازی قافلے بھیجنے کی باتیں سراسر غلط ہیں۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ دار العوام میں ہندوستان کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ ۲۰ نومبر کے بعد ہندوستان کی سیاسی صورت حالات میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں ہوئی۔ وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو بنگال وزارت میں تبدیلی کر دوں گا۔

کلکتہ ۲۲ جنوری۔ حکومت کی طرف سے بڑی بڑی انسٹی ٹیوشنوں اور صنعتی اداروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اپنی ضروری اشیاء اور اہم ریکارڈوں کی حفاظت کا ضروری انتظام کر لیں۔

امرتسر ۲۲ جنوری۔ آج یہاں سونا -/۴/۳۴ اور چاندی -/-/۶۳ ہے۔ پونڈ کی قیمت -/۷/۲۸ ہے۔ لائلپور میں گندم ڈڑھا ۳/۸/ اور نمبر ۵۹۱ -/۹/۳ ہے۔ چنے -/۹/۳ بنولہ ڈڑہ -/۱۴/۱ اور کھانڈ فی بوری دلیسی (۲ من) -/۱۱/۲۵ ہے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ انگریزی ہوائی جہاز دن رات دشمن کے علاقوں پر حملے کر رہے ہیں۔ کل ڈسلڈرف پر بڑے زور کے حملے کئے گئے۔ اس سے قبل انہوں نے جرمنی کے مفتوحہ علاقوں پر زور کے چھاپے مارے تھے۔ اور ڈوور کی کھاڑی اور دریائے سوم کے درمیانی علاقہ میں انہوں نے بہت نیچے اتر کر گولیاں چلائیں۔ دشمن کے جہازوں نے کسی جگہ مقابلہ نہیں کیا اور سب سلامتی سے واپس آ گئے۔ ان حملوں میں پولینڈ کے ہوا بازوں نے بھی سرگرمی سے حصہ لیا۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ گذشتہ تین راتوں سے دشمن نے لنڈن کے علاقہ پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ دوسرے علاقوں میں بھی اس کی سرگرمیاں بہت کم رہیں۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ لیبیا میں ۳۶ گھنٹوں سے بھی کم عرصہ میں طبروق فتح کرنے کے بعد اب برطانی فوجیں پیچھے ہٹتے اطالویوں کا پیچھا کر رہی ہیں۔ ایک پورا اطالوی ڈویژن۔ ایک ڈویژن کا کچھ حصہ اور کئی بھاری توپ خانے ہمارے گھیرے میں آ گئے ہیں۔ اس محاذ پر پہلے تو اطالویوں نے کچھ جم کر مقابلہ کیا۔ مگر جب ہمارے سپاہیوں نے سنگینوں سے حملہ کیا۔ تو انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ لیبیا کے ریگستان سے ایک ہزار میل دور شاہ حبشہ کی فوجیں بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ رومانیہ سے بلغراد میں جو خبریں پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بغاوت بڑھ رہی ہے۔ اور باغیوں کی امداد کے لئے تیس ہزار لوگ باہر سے بخارسٹ آ رہے ہیں۔ کئی فوجیں بھی باغیوں سے مل گئی ہیں۔ باغی کہتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ملک کے بادشاہ اور ملکی آزادی کی حفاظت چاہتے ہیں۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ تمام ہندوستانیوں کو چاہیئے وہ سیاسی گتھی سلجھانے کے لئے ایک اور کوشش کریں۔ اگر نازی ازم اور فیسی ازم غالب آ گیا تو ان کی تمام امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔ میں مانتا ہوں کہ ہندوستان کو ترقی کرنے کا حق حاصل ہے مگر اس وقت جب کہ برطانیہ ایک مصیبت میں مبتلا ہے اس سوال کا ذکر کرنا موزوں نہیں۔ لڑائی کے بعد ہندوستانیوں کی طرف سے جو بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ برطانیہ کو اسے تسلیم کرنے سے انکار نہیں ہوگا۔ ہندوستان کی آئینی ترقی کا سوال ایسا ہے کہ اس کی گتھیاں خود ہندوستانی ہی آسانی سے سلجھا سکتے ہیں۔ انہیں ہندوستان کی بھلائی کے لئے آپس میں اتحاد کر لینا چاہیئے کہ مختلف اقوام کے الگ الگ مفادات کو نقصان بھی نہ پہنچے اور ملک بھی ترقی کی طرف ایک اور قدم اٹھائے آپ نے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا بھی ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ پیشکش برطانیہ کی طرف سے اب بھی ہے اور ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ طبروق میں انگریزی فوجوں کو جو شاندار کامیابی ہوئی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ اس وقت تک جو اطالوی گرفتار کئے گئے ہیں ان کو ملا کر اب تک ایک لاکھ سے بھی اوپر اطالوی قید کئے جا چکے ہیں۔ جن میں اڑہائی ہزار افسر اور ۱۲ بڑے بڑے جرنیل بھی ہیں۔ سینکڑوں توپیں اور بہت سا سامان جنگ بھی انگریزی فوجوں کے ہاتھ لگا ہے۔ اطالوی جس طرح فروق میں جم کر لڑے ہیں اس مضبوطی اور پامردی سے وہ بار دیہ میں نہیں لڑے تھے۔ یہ تو خشکی کی لڑائی کا حال ہے سمندری لڑائی میں بھی اطالویوں کو سخت ناکامی کا سامنا کرنا پڑا ہے ہمارے بمبار طیاروں نے آٹھ ہزار ٹن کے ایک اطالوی جہاز کو غرق کر دیا ایک تیل لے جانے والے جہاز کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ ملک کے تمام پادری اتوار کے دن گرجاؤں میں طبروق کی فتح پر خدا کا شکر بجا لائیں۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ آج تیسرے پہر پنجاب یونیورسٹی کے کانووکیشن میں گورنر پنجاب کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری دی گئی۔

لکھنؤ ۲۳ جنوری۔ یوپی کے گورنر نے آج الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے اس لڑائی کا ایک نتیجہ یہ ضرور نکلے گا کہ ہندوستانی صنعت کو ترقی ہوگی۔ اور وہ دوسرے ممالک کا محتاج نہیں رہے گا۔ آپ نے کہا کہ صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ مستریوں، کاریگروں۔ انجنیئروں اور مزدوروں کی ضرورت ہوگی۔ جن کی تیاری کے لئے گورنمنٹ کو نئے ٹیکنیکل سکول کھولنے ہونگے۔

لاہور ۲۳ جنوری۔ حال میں ایک خالصہ ڈیفنس لیگ قائم کی گئی تھی اس کے سکرٹری کرتار سنگھ دیوانہ نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ لیگ کے اغراض و مقاصد کے لئے تین لاکھ روپیہ اکٹھا کیا جائے گا۔ جو فوجی بھرتی کے کام پر صرف کیا جائے گا۔ اسی طرح اس روپیہ سے ان سکھوں کے اہل و عیال کی بھی مدد کی جائے گی جو لڑائی پر گئے ہوئے ہونگے۔

لنڈن ۲۳ جنوری۔ پیرس کی پولیس نے ۵۰ آدمیوں کو دہشت انگیز افواہیں پھیلانے کے جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی